

'انتقاد' کے لئے کتاب کے دو نسخے آنحضرتی ہے

انتقاد

حیاتِ باقی^۲، یعنی مختصر سوانح حیات و تعلیمات حضرت خواجہ محمد باقی بالش رحمۃ اللہ علیہ۔
از سید رشید احمد ارشد، ایم۔ اے

ملحق کاپٹہ:- کاشائش ارشد ۱۵/۳۱۹ دستیگر سوسائٹی کراچی ۳۸۔ ۱۹۶۹ء۔ قیمت ۲ روپے جصفحات ۳۳۳
اردو ادب میں پروفیسر مولانا سید رشید احمد ارشد لکھ پر شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی کی
شخصیت معروف و مشہور ہے۔ تاریخ ابن اثیر، الوجی الحجری اور فقہ الاسلام جیسی صفحیں کتابوں کے
ترجمے آپ کی کاؤشن قلم کے بعد زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ بنیات۔ الریسم نیز کراچی یونیورسٹی
کے تحقیقی مجلہ میں آپ کے علمی ادبی و تحقیقی مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

حیاتِ باقی آپ کی تازہ ترین تالیف ہے، اس میں آپ نے سرزی میں ہند کے مشہور بزرگ اور
صوفیاً سے سلسلہ نقشبندیہ کے ہندی سرخیل حضرت خواجہ محمد باقی بالش قدس سرہ کے سوانح حیات
و تعلیمات کی تفصیل منضبط کی ہے۔ مزید افادے کی عرض سے مولانا ارشد نے حضرت خواجہ کے خلفائے
کرام نیزان کی اولاد و احفاد کے حالات بھی سپرد قلم کئے ہیں۔

حضرت خواجہ باقی بالش کے حالاتِ زندگی اس لئے بھی ہمارے لئے اہم ہیں کہ آپ اکبری عہد کے مشہور
مجدد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور عہدِ مغلیہ کے مشہور محدث شیخ عبد الحق محدث دہلوی
رحمہما اللہ کے مرشد و شیخ طریقت تھے۔ ان دونوں بزرگوں کے اصلاحی کارنامے محتاج تعارف ہیں۔ شہنشاہ
اکبر کے دینِ الہی کے اثرات کو زائل کرنے میں ان دونوں بزرگوں کی مساعی کو سب سے زیادہ دخل ہے۔ درحقیقت
اس دینی خدمت کی محرک حضرت خواجہ باقی بالش کی تعلیم و تربیت تھی۔

اس زمین عہدتک برصغیر ہند میں سلسلہ چشتیہ اور سلسلہ قادریہ کا بڑا اذور مقام، اور ہر طرف ان دونوں

سلسلوں کے تربیت یافتہ چھوپیائے کرام اپنے اپنے طریقوں کے مطابق لوگوں کو رشد و ہدایت دینے میں کوشش رہے۔ ان کے طریقوں میں بعض اعمال و اشغال میں کچھ لوگوں کو بڑا غلو پیدا ہو گیا تھا۔ اور بعض بدعاں عام پسند ہو رہی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے میں اعتدال پسندی اور اتباع شریعت کا خیال صرف سلسلہ نقشبندیہ میں تھا جبکہ خواجہ باقی بالش قدس سرہ کی تلقین و ارشاد سے اس سلسلے کو بڑی تقویت پہنچی، اور ان کے دونوں عظیم ترین خلفاء حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ محمدث دہلوی کی تزعیب و تلمیع سے سلسلہ نقشبندیہ کو چار چاند لگ گئے۔ یہ دونوں حضرات چاروں سلسلوں میں خرقہ خلافت و اجازت کے مالک اور بڑے ممتاز اہل طلاقبت اور ان کے رشد و ہدایت نے بڑی حد تک چاروں طریقوں کو اعتدال پسند بنایا اور ان کو انشاۃ مائیہ بجلشی۔

مولانا ارشد نے بڑی محنت سے حضرت خواجہ صاحب کے حالاتِ زندگی بیکھا کئے ہیں۔ اور ان کے ملتفہ خطات و مجالس کا غائر مطالعہ کر کے ان کی تعلیمات پر روشنی ڈالی ہے۔ مؤلف موصوف نے حضرت خواجہ اور شیخ عبد الحق محدث کے گھبے تعلقات کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ شیخ نے سات رسائل و مکاتیب حضرت خواجہ کی فرمائش واستفسار (دیکھو صفحہ ۱۰) پر تحریر کئے ہیں مگر خود حضرت خواجہ کے تسفی راست انہن طکریا تھے جو اور ان رسائل کا ان پر کیا اثر ہوا ہے ان تأثیر کو تفصیل نہیں۔ اسی سے درستہ سکا ہے کہ روفیہ مصنفہ احمد نہادی کی تسبیحات شیخ مسیح متوسی مدد ہے مگر اس سے اس کے تسفی راست کا تذکرہ نہیں۔ اسی سے درستہ ہے کہ اس کے تذکرے میں اس کا تذکرہ نہیں۔